اشعار کی تشریح

شعر نمبر ۱۔ سر میں سودا بھی نہیں ،دل میں تمنا بھی نہیں

لیکن اس ترک محبت کا بھروسہ بھی نہیں

تشریح:

غزل کے اس شعر می شاعر ماج کی امید کی درمیانی کیفیت اور حالات کا اظہار کرتا ہے ، کہتا ہے کہ نہ یہ میرے دل کی تمنا ہے اور نہ اس سر میں سائی ہے کہ محبوب سے جدائی اختیار کر لی اور اگر میں اس سے ترک محبت کر بھی لوں کے امور پر بھروسہ نہیں ہے کہ میں واقعی اس کو بھول جاؤں کے ایک اور شاعر اسی صورتحال کے بارے میں فرماتے۔

یہی ہے نہ تمہیں ہم سے بچھڑ جانے کی جلدی ہے

کبھی ملنا تمہارے مسئلے کا حل نکالیں گے

شاعر محجوب سے جدا بھی ہونا چاہے تو نہیں ہو سکتا وہ محبت کی زنجیروں میں قید ہے۔

اور ہم بھول گئے ہوں تجھے، ایسا بھی نہیں

تشریح:

اس شعر میں اپنے دل کی اداسی کے بارے میں بتاتے ہوئے شاعر کھتا ہے کہ میرے محبوب ایک عرصہ گزر گیا ہے کہ کے تری یاد نہیں آئی، تراشیاں نہیں آیا، میری سوچ نے میرے ذہن میں گھر نہیں کیا، تھری تڑپ نے میرے دل کو بے قرار نہیں کی لیکن ایسا بھی نہیں ہے کہ تم میں بھول گئے ہیں۔ اگرچہ تمھاری یاد میں بے قرار ہیں مگر اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ تمھیں میں بھلا چکا ہوں۔

شعر نمبر۳۔

.یوں تو ہنگامے اٹھاتے نہیں دیوانہ عشق

مگر اے دوست، کچھ ایسوں، کاٹھکانا بھی نہیں

تشریح:

اس شعر مین شاعر سے دیوانوں کی ایک خوبصورت مفت بیان کرتا ہے کہ اگرچہ دیوانے اپنے مشتی میں سمہ نہ دہ نمی پہنچ و رنہ مگر بنانے پر انہیں تم نے اپنے عشق کی حالت میں دوتا کی ہنگاموں سے دور رہنا پسند کرنے کی بہت خودترشی واقع ہوئی سے لوگ ان شخص کامزاق اڑاتے جو عشق میں اپنے ہوش و حواس کھوتے۔

ہے۔ لوگ اپنے بار بار سن لے گی۔ گھر والے بیزار ہو جاتے ہیں۔ مگر اے میرے دوست ایسے لوگ جو عشق میں دیوانگی کی حد کو چومنے پر ان بوونی کا کوئی ٹھکانا بھی نہیں ہوتا۔ وہ شخص اپنے محبوب دوست کو تلاش کرنے کے لیے جہاں تک جہان۔۔۔۔تا ہے۔

شعر نمبر۴۔

آج غفلت بھی ان آنکھوں میں ہے پہلے سے سوا

آج ہی کا طر بیمار شکیبا بھی نہیں

تشری

ح : اس شعر ین شاعر کیتا ہے کہ میری آنکھوں میں پہلے سے زیادہ ملت، بے پروائی اور لاپرواہی بھی ہے مگر یہ بھی نہیں۔۔۔۔۔میرے دل کو تسلی اور سکون حاصل ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ محل میں ان آنکھوں کی ۔۔۔۔۔ہے۔ موت سے مزید یگانہ ہو گیا ہے۔ اسے کوئی تسلی دینے والا بھی نہیں ہے کیونکہ عاشقوں کو دنیا ۔۔۔۔نہیں ہوتا۔

شعر نمبر۵۔

رنگ وہ فصل خزاں میں ہے کہ جس سے بڑھ کر

شان رنگینی حسن چمن آرا بھی نہیں

تشریح:

غزل کے اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ جب محبوب کی محبت حاصل ہوتی ہے تو دل کو اسی قدر سکون ، خوشی اور راحت حاصل ہوتی ہے کہ اسے اب میں بھی بہار کا لطف آتا ہے۔ خزاں کے ویرانے میں بھی بہاروں بھی و شیرینی منائی محسوس ہوتی ہے۔ شاعر کو اداسی اور خزاں کا موسم اچھا لگنے لگا ہے۔ بقول شاعر فزاں کے موسم میں وہ بات ہے جو بہار میں پھولوں بھرے اس کی خوب صورتی میں کبھی نہیں ہے۔ شاعر کو نورانی رو رو کر اداسی کے موسم اور ریاست بھری زندگی بھی لگنے لگی ہے۔ اب اسے بہار کے لیے دینا نہیں ہے۔ اپنے حال میں خوش ہے۔

شعر نمبر ۲۔ بات یہ ہے کہ سکون دل وحشی کا مقام

کنج زنداں بھی نہیں وسعت صحرا بھی نہیں

تشریح:

اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ عشق کے مرض کا کوئی علاج نہیں ہے جو اس مرض میں مبتلا ہو جائے اسی کے دل کو کہیں قرار نہیں آتا۔ اگر محبوب کی محبت میں انسان اس حد تک دل گرفتہ ہو جائے کہ اس کا دل و خیابان جائے۔ پھر ایسے وحشی دل کو سکون اور قرار نا ممکن ہے۔ ایسے وحشی دلی کو اگر زنداں میں بھی قید کر دیا جائے۔ قید خانے میں بند کر دیا جائے۔ تو اس کی تڑپ کو قرار حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ محبوب کی یاد میں بے قرار ہونے والے ٹیلی کا ٹھکانہ نہ تو زنداں کی قید ہے نہ کل اسے صحرائی دوستوں میں قرار ملتا ہے۔

شعر نمبر۷۔

هم اسے منھ سے برا تو نہیں کہتے کہ فراق
دوست تیرا ہے، مگر اچھا بھی نہیں

تشریح:

غزل کے آخری شعر میں شاعر اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ ہم اپنے محبوب کو اپنے منہ سے برا نہیں کہتے ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ دوست انسان کی پہچان ہوتے ہیں۔ جب کسی کا دوست کسی سے دوائی کرے تو لوگ اس کے دوست کو بھی الزام دیتے یا دوستوں کی طرز کار ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتی ہے اسی لیے اچھے دوست بنانے چاہیں۔ اب فراق کا دوست ہے تو برا آدی لیکن ہم ان کے خلاف بات نہیں کر سکتے کیونکہ کچھ بھی ہو